10232-ادیان کوایک دوسرے کے قریب کرنے کی دعوت کا حکم

سوال

ہم امریکہ میں اپنی استطاعت کے مطابق منہج سلف پر دعوت الی اللہ کا کام کررہے ہیں ، لیکن ان آخری دنوں میں ایک بہت ہی خطرناک اوراہم معاملہ پیش آیا جسے آسمانی ادیان (اسلام ، یھودیت ، عیسائیت) کوآپس میں ایک دوسرے کے قریب کیا جائے ۔
اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اورہر دین کا ایک مبعوث بھیجا جاتا ہے تاکہ ان ادیان میں پیدا شدہ خلاء کوپر کرکے ان ادیان کوقریب کیا جائے ، اوریہ لوگ گرجا گھروں کنیسوں اوریھودیوں کے عبادت خانوں میں جمع ہوتے ہیں بلکہ وہ مشترکہ طورپر نماز بھی پڑھتے ہیں ، اوراس میں تینوں ادیان کے افراد بہت بڑی تعداد میں جمع ہوتے ہیں ۔ جیسا کہ فلسطین میں الخلیل کے اندروہاں قتل وغارت کے بعد کیا گیا ۔
توسوال یہ ہے کہ :
یہ مسلمان علماء یا جواپنے آپ کواہل علم شمار کرتے ہیں کے نمائندہ شمار کیے جاتے ہیں ۔
ہمارے درمیان تواس بات پر بحث بھی ہوچکی ہے کہ آیا اس طرح کے اجتماعات میں شرکت کرنی جائز ہے یا کہ نہیں ۔
حتی کہ ان اجتماعات میں اپنے آپ کومسلمان علماء کہنے والے پادریوں سے مصافحے اور معانقے بھی کرتے ہیں اورایسے اجتماعات میں دعوت کا کوئی موقع نہیں بلکہ یہ توصرف تینوں ادیان کوقریب کرنے کی کمیٹی پر ہی سب کچھ ہوتا ہے ۔
توکیا ایسے مسلمان پرجواللہ تعالی اوریوم آخرت پرایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس قسم کے اجتماعات میں شریک ہواور کنیسوں اوریھودیوں کی عبادت گاہوں جاکر عیسائی پادریوں کوسلام اوران سے مصافحے اورمعانقے کرتا پھرے ؟
اس طرح کہ معاملہ پورے امریکہ میں پھیل چکا ہے آپ سے گزارش ہے کہ اس کا کوئی حل ارسال کریں ، اس لیے کہ ہم نے آپ کوفیصل اورحاکم مانا ہے تاکہ امریکہ کی حدتک اس فتنہ کو ختم کیا جاسکے ، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

فتوی کمیٹی نے غور خوض کرنے کے بعد مندرجہ ذیل جواب دیا :

اول :

اللہ تعالی کی اپنے رسولوں پرنازل کردہ کتابوں میں اصول ایمان ایک ہی جیسے تھے (وہ کتابیں تورات وانجیل اورقرآن ، اورجس کی اللہ تعالی کے رسولوں ابراھیم ، موسی ، عیسی ، وغیرہ نے دعوت پیش کی)

پہلے آنے والوں نے بعد میں آنے والوں کی خوشخبری دی اوربعد میں آنے والوں نے پہلے آنے والوں کی تصدیق اورمدداوراس کی شان کی تعظیم کی ، اگرچہ بالجملہ حسب ضررت زمانے اورحالات اوربندوں کی مصلحت اوراللہ تعالی کی حکمت وعدل اوررحمت اوراس کے فضل کے اعتبار سے فروعات میں اختلاف پایا گیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کی طرف اللہ تعالی کی جانب سے نازل کی گئ اور مؤمن بھی ایمان لائے ، یہ سب اللہ تعالی اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ، اس کے رسولوں میں سے کسی میں بھی ہم تفریق نہیں کرتے ، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب ! اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے} البقرۃ (285) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے انہیں ہی اللہ تعالی پورا اجر وثواب دے گا اور اللہ تعالی بڑی مغفرت والا بڑی رحمت کا مالک ہے} النساء (152) ۔

ایک اور جگہ پر اللہ تعالی نے فرمایا :

{جب اللہ تعالی نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ میں تمہیں جو کچھ کتاب وحکمت دوں اور پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس پائی جانے والی چیز کی تصدیق کرے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے اللہ تعالی نے فرمایا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو ؟

سب نے کہا ہمیں اقرار ہے اللہ تعالی نے فرمایا تو اب گواہ رہنا اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ۔

تو اس کے بعد جو بھی پلٹ جائیں وہ یقینا پورے نافرمان ہیں

کیا وہ اللہ تعالی کے دین کے علاوہ اور دین کی تلاش میں ہیں ؟ حالانکہ تمام آسمان وزمین والے اللہ تعالی کے ہی فرمانبرداری اور مطیع ہیں (ان کی اطاعت) خوشی سے ہو یا ناخوشی سے ، سب اللہ تعالی ہی طرف لوٹائے جائیں گے ۔

آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالی اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم علیہ السلام ، اسماعیل علیہ السلام ، اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر نازل کیا ہے اور جو کچھ موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام اور دوسرے انبیاء پر نازل کیا گیا پر ایمان رکھتے ہیں ، ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے ، اور ہم اللہ تعالی کے مطیع اور فرمانبردار ہیں ۔

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا} آل عمران (81-85) ۔

اور اللہ تعالی نے ایک مقام پر ابراہیم خلیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ دوسرے انبیاء اور ان کی دعوت توحید کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا :

{یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی تو اگر یہ (کافر) لوگ نبوت کا انکار کردیں تو ہم نے اس کے لیے ایسے بہت سے لوگ مقرر کردیے ہیں جو اس کے نہیں ہیں

یہی لوگ ایسے تھے جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت کی تھی تو آپ بھی ان ہی کے راستہ پر چلیے آپ کہہ دیجئے ! کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے} الانعام (89–90)

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان اس طرح بھی ہے :

{سب لوگوں سے زیادہ ابراھیم علیہ السلام کے قریب تروہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا کہنا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے ، اور مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ تعالی ہی ہے } آل عمران (68)

اور ایک جگہ پر کچھ اس طرح فرمایا :

{پھر ہم نے آپ کی طرف یہ وحی فرمائی کہ آپ ملت ابراھیم حنیف کی اتباع کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے } النحل (123) ۔

اور اللہ تعالی کا یہ بھی فرمایا ہے :

{اور جب عیسی بن مریم علیہ السلام نے کہا کہ اے بنواسرائیل میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا رسول ہوں اپنے سے قبل آنے والی تورات کی تصدیق کرنے والا اور اپنے آنے والے رسول کو خوشخبر دینے والا ہوں جس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے } ۔

اور فرمان باری تعالی ہے :

{اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ ہے اس لیے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ تعالی کی نازل کتاب کے ساتھ حکم کیجئے ، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشات کے پیچھے نہ جائیے ، تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے } المائدۃ (48) ۔ اور بھی آیات ہیں

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(میں دنیا وآخرت میں عیسی بن مریم علیہ السلام کے زیادہ قریب اور اولی ہوں سب انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں ان کا دین ایک اور شریعتیں مختلف ہیں) صحیح بخاری ۔

دوم :

یھود و نصاری نے کلمات کا ان کی جگہ سے اٹھا کر ان میں تحریف کر ڈالی اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا اور انہیں حکم دیا گیا اس میں تبدیلی کرلی تو اس طرح انہوں نے اپنے اصل دین اور اپنے رب کی شریعت کو بدل ڈالا ۔

ان تبدیلیوں اور تحریفوں میں سے یھودیوں یہ قول بھی ہے کہ وہ عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا قرار دیتے ہیں ، ان کا خیال وگمان ہے کہ چھ دنوں میں آسمان وزمین کو پیدا کرتے وقت اللہ تعالی کو اکتاہٹ اور تھکاوٹ ہوگئی تو ہفتہ کے دن اللہ تعالی نے آرام فرمایا ۔

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو سولی پر لٹکا دیا اور انہیں قتل کردیا ہے ۔

انہوں نے حیلہ کرکے ہفتہ کے دن اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ شکار کو حلال کرلیا ۔

انہوں نے حدزنا (رجم) کو منسوخ کردیا ، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ **{بلاشبہ اللہ تعالی فقیر ہے اور ہم غنی ہیں }** اور ان کا یہ بھی قول ہے کہ **{اللہ تعالی کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہے }** ۔

اس کے علاوہ خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے بہت سی قولی اور عملی تحریفات کرلیں ۔

اورعیسائی یہ گمان کرتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام اللہ تعالی کے بیٹے اوراللہ تعالی کے ساتھ انہیں الہ کا درجہ بھی حاصل ہے ، اوریھودیوں کے تصدیق میں وہ یہ بھی کہتے ہیں انہوں نے عیسی علیہ السلام کوسولی پرچڑھایا اورانہیں قتل کردیا ہے ۔

اوردونوں فریقوں کا خیال ہے کہ وہ اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے محبوب ہیں ، اوردونوں فریق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے لائے ہوئے دین کے ساتھ کفر کرتے ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے طرف سے ہی حسدوبغض اورکینہ رکھتے ہیں ۔

حالانکہ اللہ تعالی نے ان سے یہ عھد لیا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لائيں گے اوران کی تصدیق اورمددوتعاون کریں گے جس کا انہوں نے اقرار بھی کیا ۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے غلط عقائد اوراسلام مخالف کام ، اللہ تعالی نے ان کے بہت سارے جھوٹ اورکذب وافتراء اوران کی طرف نازل کردہ شریعت وعقائد میں تحریف وتبدیل اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں اورانہیں ذلیل کرتے ہوئے ان کا رد بھی اپنی کتاب میں کیا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب کواللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہیں اوراس طرح دنیا کماتے ہیں ، ان ہاتھوں کی لکھائی کواوران کے کمائی کوہلاکت اورافسوس ہے

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم توصرف چندروز جہنم میں رہیں گے ، ان سے کہو کہ کیا تمہارے پاس اللہ تعالی کا کوئي پروانہ یا عہد ہے ؟ اگر ہے تویقینا اللہ تعالی اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا ، بلکہ تم تواللہ تعالی کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہوجنہیں تم جانتے ہی نہیں} البقرۃ(79–90)

اوراللہ رب العزت نے فرمایا :

.{اوروہ یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاری کے سوااورکوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں ، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو توکوئی دلیل پیش کرو}.البقرۃ(111)

۔

اورایک مقام پراللہ تعالی نے کچھ اس طرح ذکر کیا ہے :

{اوروہ کہتے ہیں کہ یہودونصاری بن جاؤ توھدایت یافتہ بن جاؤ گے ، آپ کہہ دیں بلکہ صحیح راستہ پر توملت ابراھیمی پر چلنے والے ہیں اورابراھیم علیہ السلام خالص اللہ تعالی کے پرستار تھے اورمشرک نہ تھے

اے مسلمانوں تم سب یہ کہو کہ ہم اللہ تعالی پرایمان لائے اوراس چيزپر بھی ایمان لائے جوہماری طرف نازل کی گئ اورجوچيزابراھیم علیہ السلام ، اسماعیل علیہ السلام ، اسحاق علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام اوران کی اولاد پراتاری گئ اورجو کچھ اللہ تعالی کی جانب سے موسی علیہ السلام ، عیسی علیہ السلام اوردوسرے انبیاء علیھم السلام دیے گئے ، ہم ان میں سے کسی ایک درمیان فرق نہیں کرتے ، اور ہم اللہ تعالی کے فرمانبردار ہیں} البقرۃ(135–136) ۔

اورایک جگہ پراللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبادت شمار کرو حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے حالانکہ وہ دراصل اللہ تعالی کی طرف سے نہیں، وہ تو دانستہ اللہ تعالی پر جھوٹ بولتے ہیں}.

اور سورۃ النساء میں اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{یہ سزا تھی) ان کی عہد شکنی اور احکام الہی کے ساتھ کفر کرنے اور اللہ تعالی کے نبیوں کو ناحق قتل کرنے کے سبب سے اور ان کے یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لیے یہ بہت ہی تھوڑا ایمان لاتے ہیں

اور ان کے کفر کے باعث اور اور مریم علیہا السلام پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث، یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ تعالی کے رسول مسیح عیسی بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اسے سولی پر چڑھایا، بلکہ ان کے لیے ان (عیسی علیہ السلام) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا، یقین جانو عیسی علیہ السلام کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں ہیں انہیں اس کا کوئی یقین نہیں یہ سب تخمینی باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں اتنا تو یقین ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا} النساء (157) .

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

.{اور یہود و نصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں، آپ کہہ دیجئے اگر یہی بات ہے تو پھر) تمہیں اللہ تعالی تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے، بلکہ تم تو اللہ تعالی کی مخلوق میں سے بشر ہو}.

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے اس طرح فرمایا ہے :

{یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ تعالی کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ تعالی کا بیٹا ہے یہ قول تو صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں، پہلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں اللہ تعالی انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹے جا رہے ہیں

ان لوگوں نے اللہ تعالی کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی} التوبۃ (30)

اور ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا :

.{ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود اس کے کہ حق واضح ہو چکا ہے محض حسد و بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں}.

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ جس سے ان کے کذب وافترا اور تناقض وذلت جس سے تعجب ختم نہیں ہوتا، ان کے حالات کے نمونے ذکر کرنے کا مقصد مندرجہ ذیل جواب کی بنیاد فراہم کرنا تھی .

سوم :

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی نے جو دین اپنے بندوں کے لیے مشرع کیے وہ ایک ہے اور اسے قرب کی کوئی ضرورت نہیں، اور اسی طرح یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہودی اور عیسائیوں نے نازل کردہ اپنے دین میں تغیر وتبدل اور تحریف کر لی تھی حتی کہ تحریف کے بعد ان کا دین جھوٹ اور بہتان اور کفر وضلال کا دین بن کر رہ گیا .

تو اسی بنا پر اللہ تعالی نے ان کی اور ان کے علاوہ دوسروں کی جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عمومی رسول بنا کر مبعوث کیا تا کہ اس حق کو بیان کیا جائے جو انہوں نے چھپا رکھا تھا اور عقائد واحکام میں جو فساد پیدا کر دیا گیا تھا اس کی تصحیح کریں اور انہیں اور ان کے علاوہ دوسروں کو سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرے ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اے اہل کتاب ! یقینا تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے ، اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے تمہارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے

جس کے ذریعہ سے اللہ تعالی انہیں جو رضائے رب چاہتے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے ، اور راہ راست کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے }المائدۃ(15–16)۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

{اے اہل کتاب ! یقینا ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے بعد آپہنچا ہے جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تا کہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی ، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں ، پس اب تو یقینا خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آپہنچا اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے }المائدۃ(19)۔

لیکن حق کے واضح ہوجانے کے بعد بھی انہوں نے دشمنی وبغاوت اور حسد وکینہ کی بنا پر حق سے لوگوں کو بھی روکا اور خود بھی حق سے اعراض کیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق کے واضح ہوجانے کے محض حسد وبغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں ، تم بھی معاف کرو اور چھوڑ دو یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا حکم نافذ کردے یقینا اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے }البقرۃ(109)۔

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا :

{جب کبھی ان کے پاس اللہ تعالی کا کوئی رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا ، ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ تعالی کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا جانتے ہی نہ تھے }البقرۃ(101)

ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{اہل کتاب کی کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے (اور وہ دلیل یہ تھی) اللہ تعالی کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے جن میں صحیح اور درست احکام ہوں }البینۃ(1–3)۔

ان کے باطل پر اصرار کرنے اور حسد وبغض اور کینہ رکھتے ہوئے واضح دلائل سے سرکشی کرنے کے باوجود کس طرح ایک عقل مند یہ امید رکھ سکتا ہے کہ ان کے اور پکے سچے مسلمانوں کے درمیان بھی قربت ہو سکتی ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{مسلمانوں! کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں، حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم والے ہوتے ہوئے بھی اس میں تحریف کرڈالتے ہیں} البقرۃ (75)۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{یقینا ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنمیوں کے بارہ میں آپ سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی

آپ سے یھود و نصاری اس وقت تک ہرگز راضی نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کو قبول نہ کرلیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ تعالی کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مددگار} البقرۃ (119–120)۔

اور ایک جگہ پر اللہ تعالی کچھ اس طرح فرماتے ہیں :

{اللہ تعالی ان لوگوں کو کیسے ھدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن اور واضح دلیلیں آجانے کے بعد کافر ہوجائیں، اللہ تعالی ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا} آل عمران (86)۔

بلکہ اگر یہ لوگ اللہ تعالی سے دشمنی اور کفر میں اپنے مشرک بھائیوں سے زیادہ سخت نہیں تو کم از کم ان کے برابر تو ہیں ہی حالانکہ اللہ تعالی نے ان کے متعلق فرمایا ہے :

{تو آپ جھٹلانے والے لوگوں کی بات نہ مانیں، وہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ آپ نرم ہوجائیں اور کچھ وہ نرم ہوجائیں} القلم (8–9)۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کچھ اس طرح فرماتے ہیں :

{آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں، تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے} الکافرون (1–6)۔

جس کو بھی اس کا نفس اسلام اور یھودیت، عیسائیت کے درمیان جمع کرنے کا کہے وہ تو اسی طرح ہے کہ جو دو مخالف چیزوں یعنی حق و باطل اور کفر و ایمان، یا آگ اور پانی کو جمع کرنے کی کوشش کرے۔

ایسا شخص تو اس جیسا ہی ہوگا جس کے متعلق کسی نے کہا ہے :

اے ثریا اور سہیل ستارے کا آپس میں نکاح کرنے والے اللہ تیری عمر دراز کرے یہ دونوں آپس میں کیسے مل سکتے ہیں؟

ثریا شام کی جانب اور سہیل یمن کی طرف ہے کچھ تو حوش و حواس قائم کرو۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ یھودیت اور عیسائیت کو تو اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے منسوخ کردیا ہے اور زمین پر بسنے والے سب یہودیوں اور عیسائیوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی و اطاعت واجب اور ضروری قرار دی ہے۔

اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{جولوگ ایسے نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتا اور بری باتوں سے منع کرتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد و نصرت کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں ، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے تو اللہ تعالی پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالی پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ راست پر آجاؤ} الاعراف (157-158)

تو اگر اب بھی وہ اپنے منسوخ شدہ دین پر قائم رہتے ہیں تو یہ باطل کا تمسک بے دین زندگی ہے لھذا مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کے قریب ہوتے پھریں اس لیے کہ ان کے قریب ہونے میں باطل پر ان کا ساتھ دینا اور اقرار کرنا ہے اور دوسرا بات یہ ہے کہ جاھل قسم کے لوگوں کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ، واجب تو یہ ہے کہ ان کے باطل کو لوگوں کے سامنے واضح کر کے انہیں رسوا کیا جائے جس طرح کہ اللہ تعالی نے بھی قرآن کریم میں بیان کیا ہے ۔ واللہ اعلم ۔

چہارم :

اگر کوئی کہے کہ کیا ان کے درمیان مصالحت ہو سکتی ہے ، یا پھر کوئی صلح کا معاھدہ کیا جا سکتا ہے تا کہ خون محفوظ اور جنگوں کا سلسلہ روکا جا سکے اور لوگ دنیا میں آسانی سے سفر کر سکیں ، اور زندگی میں رزق کمانے کی کوشش کی جا سکے اور دنیا کی تعمیر و ترقی ہو ۔

صلح اس لیے کی جائے کہ حق کی دعوت دی جائے اور ان دونوں امتوں کے درمیان عدل انصاف قائم کیا جا سکے ، (اگر ایسی بات کہی جائے تو بہت اچھا ہے اور اسے ممکن اور اثر انداز بنانے کے لیے بہت اچھا مقصد ہے لیکن یہ بھی اس وقت ہو گا جب ان سے جزیہ نہ لینا ممکن نہ ہو ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

.{ان لوگوں سے قتال ولڑائی کرو جو اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے جو اللہ تعالی کے رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام نہیں جانتے ، اور نہ ہی دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں }.. التوبۃ (30) ۔

اور اس مصالحت میں حق کو ثابت اور اس کی مدد و نصرت کرنی چاہیے اور یہ مصالحت اور صلح مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ مداہنت جسے کچھ لو اور کچھ دو کا اصول کہا جاتا ہے کے طریقہ پر نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی اس میں اللہ تعالی کے احکام میں سے کسی کا تنازل کرنا اور اسے ترک کرنا چاہیے ، یا پھر اس صلح میں مسلمانوں کی عزت و احترام سے بھی تنازل کرنا چاہیئے بلکہ اس میں بھی انہیں اپنی عزت و احترام برقرار رکھنا اور اللہ تعالی کی کتاب اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہو گا ، اس میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالی کے دشمنوں سے بغض رکھنا اور ان سے دوستیاں نہ لگانا ہو گا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{پس تم کمزور بن کر دشمن سے صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند اور غالب رہو گے اور اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے یہ ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے} محمد (35)-

اوراس کی عملی تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبہ میں کر دکھائی جو عام حدیبیہ میں قریش مکہ کے ساتھ کی اور مدینہ میں جنگ خندق سے قبل یھودیوں سے بھی صلح کی اوراسی طرح غزوہ خیبر میں بھی ہوئی اور غزوہ تبوک میں رومیوں کے ساتھ صلح کی گئ۔

تواس صلح کے امن وسلامتی مین بہت ہی عظیم اثر اور نتائج نکلے اور حق کی مدد و نصرت ہوئی اور حق کو زمین میں پھلنے پھولنے کا موقع ملا اور فوج در فوج لوگ اسلام قبول کرنے لگے ، اوران کی دنیاوی اوردینی زندگی میں ہر قسم کے عمل پر بھی اس کا بہت اثر ہوا جو کہ مسلمانوں کی قوت وطاقت اورمال کی فراوانی اقتصادی مضبوطی کی شکل میں سامنے آئ۔

اوراسلام اس تیزی سے پھیلا جو کہ اس کے حق ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے اور تاریخ وواقعات اس کے سب سے بڑے گواہ اور دلیل ہیں ، لیکن یہ سب کچھ اسے نظر آتا ہے جو تعصب کی عینک اتار کر اپنے دل سے انصاف کی نظر دوڑائے اوریا پھر اپنے کان اس طرف لگائے اور اپنے مزاج اور سوچ و تفکیر میں اعتدال پیدا کرے۔

اوران سب میں نصیحت توصرف اس کے لیے ہے جس کا دل ہو اوروہ اپنے کان بھی حق کے لیے استعمال کرے اور پھر وہ گواہ ہو۔

اللہ تعالی ہی حق کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے ، اوروہ ہمیں کافی ہے اوربہت ہی اچھا کارساز ہے۔.